

Pas-e-Ayina

[اف کیا بتاؤں تمہیں گھر کی شفٹنگ کتنا مشکل کام ہے اور وہ بھی جب سب کچھ آپ کو خود ہی کرنا ہو دو عدد بچوں کے ساتھ۔ سارہ\xa0 نے کارڈلیس کو دوسرے کان پر منتقل کرتے ہوئے کندھے اور سر کے درمیان دبایا اور ہاتھوں میں موٹی موٹی کتابوں کا ڈھیر اٹھا کر الماری کی طرف بڑھی۔ ہاں اب تو شکر ہے۔ تقریباً\xa0 کام مکمل ہے۔ بس کتابوں کی الماری کا کام کر رہی ہوں تمہیں تو پتا ہے میری کتابوں کی تعداد کا اور اب تو بچوں کی بھی کتابیں آنے لگی ہیں گھر میں تو سمجھو ایک نہ شد تین شد سارے بال اکٹھے کر کے اونچی پونی بناتے۔ کبھی کتابیں اٹھاتی رکھتی اور کبھی فون کو دوسرے کان پر منتقل کرتی ہوئی بار بار لمبے سے لاؤنج کے ایک کونے سے دوسرے کونے تک کا چکر لگا رہی تھی ارے تم سے باتیں کرتے کرتے اچھا خاصا کام تو ہو ہی گیا۔ اس نے جائزہ لیتی ہوئی نظروں سے الماری کو دیکھا اور وہیں رکھی آرام کرسی پر ٹیک لگا کر تسلی سے بیٹھ گئی ماں جناب اب تو لکھنا لکھانا ایک خواب ہی بن گیا۔ اس کے خوب صورت چہرے پر ایک دم سے شکن عیاں ہوئی تھی۔ نہیں نہیں پابندی کیوں ہوتی ہے عامر تو کہتے رہتے ہیں مجھ سے لکھنے کو بار بار لیکن گھر اور بچوں کی مصروفیات میں ہی اتنا وقت گزر جاتا ہے۔ اب زندگی میں وہ سکون کہاں۔ اچھا چلو۔ اب مجھے اجازت دو۔ بہت سارا کام باقی ہے ابھی۔ وہ جو اس انداز سے بیٹھی تھی جیسے کہ اب فرصت سے بات کرنے کے موڈ میں ہو ایک دم سے بیزار\xa0 ہوئی تھی۔ کارڈلیس بند کر کے اس نے میز پر رکھا اور ایک ٹرانس کی کیفیت میں آتے کر الماری کی طرف بڑھی اور اس کے بعد کتنی ہی دیر تک وہیں قالین پر بیٹھی اپنی پرانی تحریروں کی فائل دیکھتی رہی۔ اطلاعی گھنٹی کی تیز آواز پر اس نے ہڑبڑا کر فائل سے سر اٹھایا۔ اف اتنا وقت گزر گیا۔ اس نے حیرت سے کھڑی کی طرف دیکھا اور دروازے کی جانب بڑھی۔ کیا حال ہیں بھئی ہماری بیگم صاحبہ کے۔ سلام کا جواب دیتے ہوئے محبت بھرے لہجے میں حال دریافت کرنا عامر کی عادت تھی۔ افس کی ساری تھکن وہ گھر کی دبلیز سے باہر ہی چھوڑ کے آنے کی کوشش کیا کرتا تھا جس میں اکثر کامیاب بھی رہتا تھا۔ حال تو بہت اچھے ہیں لیکن گھر کے۔ میرا حلیہ اور حالت دونوں ہی توجہ طلب ہیں۔ وہ جانتی تھی کہ عامر گھر واپسی پر اس کا ہنسنا مسکراتا اور تھوڑا سا سجا ہنسا چہرہ دیکھنا پسند کرتا تھا۔\xa0 \xa0 کوئی بات نہیں جناب حلیہ درست کرنے کے لیے مابودلت آپ کو دس منٹ دیتے ہیں اور حالت درست کرنے کی ترکیب یہ ہے کہ بس اب آپ باورچی خانے کا رخ نہ کریں ہم چلیں گے آپ کی امی کی طرف آپ کی تھکن بھی اتر جائے گی اور ہم بچوں کو بھی لیتے آئیں گے عامر مسکراتے ہوئے لاؤنج کی طرف بڑھا تو اس نے بھی کمرے کا رخ کیا۔! اور سارہ گھر کی ترتیب ہو گئی۔\xa0 ان دنوں میری بھی طبیعت کچھ ٹھیک نہ رہی ورنہ کچھ تو مدد کروا دیتی تمہاری۔ کھانے سے فراغت کے بعد چائے کا کپ اس کے ہاتھ میں پکڑاتی ہوئی بھابی پاس ہی بیٹھ گئیں۔\xa0 \xa0 شکر ہے ہو گیا سب کام اور یہ آپ نے خوب کی۔ ایک ہفتے سے پورا پورا دن جو بچوں کو آپ نے سنبھالا ہوا ہے اس سے بڑھ کر کوئی مدد ہو سکتی ہے بھلا! ویسے چائے بے حد مزیدار بنائی ہے آپ نے اس نے تشکر کا اظہار کرتے ہوئے بات بدل دی تھی۔ بھئیو! آپ کیا رسالوں میں کہانیاں لکھتی تھیں؟ ایشہ جو کافی دیر سے کسی رسالے میں سر دیے ہوئے تھی\xa0 – ہاں لکھا کرتی تھی، آج تمہیں کس طرح\xa0 یہ خیال آ گیا؟ اس نے ایشہ کی طرف رخ موڑا۔ ارے بھئی۔ آج کسی کتاب سے تمہاری\xa0 کسی کہانی کا مسودہ برآمد ہو گیا تھا۔ ایشہ کی جگہ بھابی نے جواب دیا تو وہ بس مسکرا کر رہ گئی۔ فجر کی نماز سے فارغ ہو کر اس نے چائے کا پانی چولہے پر رکھا، عامر کے مسجد سے واپس آنے تک چائے تیار رکھنا اس کا روز کا معمول تھا۔ چائے دم پر رکھ کر اس نے پیالیوں میں چینی ڈالی اور باورچی خانے سے ملحقہ گیلری میں چلی آئی۔ ہلکی ہلکی ٹھنڈی ہوا نے موڈ پر خاطر خواہ اثر ڈالا اور وہ عامر کے آنے تک وہیں کھڑی اوپر نیچے دائیں بائیں فلیش کا جائزہ لیتی رہی۔ بیگم! یہ فائل کل سے\xa0 یہیں پڑی ہے بے چاری، چائے کا گھونٹ بھرے ہوئے عامر نے اس کی توجہ قالین پر پڑی فائل کی طرف مبذول کروائی۔ اوہ ہاں! کل تو ایک دم سے نکل گئے تھے اور رات آکر اس طرف آنا ہی نہیں ہوا۔ اس نے پیشانی کو ایک دم سے چھوتے ہوئے کہا اور فائل اٹھا کر الماری میں رکھ دی۔\xa0 \xa0 ایک بات تو بتاؤ! عامر نے چائے کا خالی کپ میز پر رکھتے ہوئے اس کی طرف گہری نظروں سے دیکھا۔ میں نے تمہیں کبھی لکھنے سے منع نہیں کیا۔ تم خود لکھنا چاہتی ہی نہیں ہو لیکن پھر بھی جب ایسا کوئی ذکر ہوتا ہے ایک اداسی تمہارے چہرے کا احاطہ کیوں کر لیتی ہے؟ پتا نہیں عامر کیا ہوا ہے مجھے پہلے تو مجھے لگتا تھا کہ اتنی ذمہ داریوں کے باعث میں نہیں لکھ پاؤں گی لیکن اب مجھے لگتا ہے جیسے میں لکھ ہی نہیں سکتی اندر سے کوئی تحریک ہی نہیں پیدا ہوتی۔ اس\xa0 نے بے چارگی سے عامر کی طرف دیکھا تھا۔ عامر کے ساتھ ہی بچے اسکول کے لیے روانہ ہو چکے تھے دروازہ بند کر کے بالوں کا جوڑا بناتے ہوئے اس نے باورچی خانے کا رخ کیا۔ سمینہ! تمہیں پتا ہے کیا ہوا عزیز کے ساتھ؟ برتن سمیٹ کر دھونے کے لیے رکھتی ہوئی\xa0 سارہ کے ہاتھ اس آواز پر لمحہ بھر کو رکے۔ ہاں سچ میں اسماء بھابی بہت افسوس ہوا۔\xa0 دل دکھ رہا ہے میرا تو؟\xa0 سارہ کو اندازہ ہوا کہ یہ آوازیں اس کے برابر اور سامنے والی گیلری میں کھڑی خواتین کی ہیں۔ اللہ کتنی چھوٹی عمر میں طلاق ہو گئی چھوٹے چھوٹے بچے تو رل جائیں گے نا اس کے۔ سارہ کا دل بول گیا اور اس نے آوازوں پر توجہ دینے کے لیے نل ہلکا کر دیا۔ اصل میں تو سب کیا دھرا اس کی ماں کا ہے اس نے ہی بہت الٹی سیدھی پٹیاں پڑھائی تھیں عزیز کے کو لیکن\xa0 اسے خود بھی عقل سے کام لینا تھا ناں! ایک گیلری سے آئے ہمدردی کے بیان کو دوسری گیلری سے فوری طور پر مسترد کر دیا گیا تھا،\xa0 سارہ کے تجسس میں اچھا خاصا اضافہ ہو چکا تھا۔ برتنوں کو ایک طرف کر کے اس نے ہاتھ دھوئے اور گیلری کے قریب آگئی ذرا سی دعا سلام ہو چکی ہوتی تو کھل کے ہی پوچھ لیتی اس نے اپنے آپ سے کہا اور پھر سے سماعتوں کو باہر کی طرف مرکز کر دیا۔ ہاں ویسے بات تو آپ کی بھی ٹھیک ہے اسماء بھابی آج کل لڑکیوں کو اپنے گھر بچانے کی فکر ہی کم ہوگئی ہے شاید اوپر سے ماؤں کے رویے اور شہ دیتے ہیں۔ بس اللہ ہی بچائے سب کو محفوظ رکھے۔ برابر والی گیلری سے صدق دل سے دعا کی آواز آئی امین! سامنے والی اسماء بھابی نے زور و شور سے امین کہا تو اس نے بھی ہلکی آواز میں امین کہہ کر ساتھ دیا۔ اب دیکھو اگلی قسط میں کیا ہوتا ہے۔ برتنوں کی طرف پلٹی تھی چونک کر رک گئی اگلی قسط؟ ہاں مجھے تو بڑی شدت سے انتظار ہے، میں تو رسالہ آتے ہی سب سے پہلے یہی ناول پڑھوں گی۔ برابر والی گیلری سے پر عزم ارادہ ظاہر کیا گیا۔ اچھا پتا ہے کیا؟ اس بار میں نے الماری ٹھیک کی! تو وہی رابعہ والا فارمولا اپنایا جو تم نے بتایا تھا! سامنے والی اسماء بھابی کے پاس شاید فرصت ہی فرصت تھی اس وقت۔ اچھا؟ زبردست کتنا اچھا رہتا ہے نا! مجھے تو بہت فائدہ ہوا اس ایک سال والے فارمولے سے فیصلہ کرنے میں ذرا بھی تامل نہیں ہوا بس سوچ لیا

برابر والی گیلری سے تھا کہ وہ سارے کپڑے جن کو ایک سال سے ہاتھ بھی نہیں لگایا بنا پس و پیش نکال دیتے ہیں۔
اواز ائی۔ یقین مانو بڑا کامیاب طریقہ ہے۔ میں نے اپنی بہن کو بھی بتایا۔ اس بار وہ بھی یہی کرے
گی۔ ان شاء اللہ ”اسما بہابھی نے جوش و خروش سے اعلان کیا۔ ان شاء اللہ\ xa0 اس کا ثواب تو مجھے
بھی ملے گا، آخر میں نے بتایا تھا آپ کو اور آپ نے اپنی بہن کو برابر والی گیلری سے اٹھلاتی
ہوئی اواز ائی۔ سارہ نے جلدی جلدی پر تن دھو کر ہاتھ خشک کیے اور لاونچ میں کاغذ اور قلم کی
تلاش میں سرگرداں ہو گئی اس کے اندر تحریک پیدا ہو چکی تھی۔“]